احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 20 جنوری 2011ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 20 جنوری 2011ء 15 صفر 1432 ہجری 20 صلح 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 17

دوام اور استقلال

علقمہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ کیا رسول کریم ﷺ مختلف کاموں کیلئے دن مخصوص کرلیا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا نہیں آپ کے کاموں میں دوام ہوتا تھا اور فرماتے تھے کہ اللہ کے حضور پسندیدہ ترین عمل وہ ہے جس پر دوام ہوا گرچہ وہ تھوڑا ہو۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب هل يخص شيئا حديث نمبر 1851 وکتاب الرقاق باب القصد حديث نمبر: 5983)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بعد اس کے وجود روحانی کا مرتبہ ششم ہے یہ وہی مرتبہ ہے جس میں مومن کی محبت ذاتیہ اپنے کمال کو پہنچ کر اللہ جل شانہ کی محبت ذاتیہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے تب خدا تعالیٰ کی وہ محبت ذاتی مومن کے اندر داخل ہوتی ہے اور اس پر احاطہ کرتی ہے جس سے ایک نئی اور فوق العادت طاقت مومن کو ملتی ہے اور وہ ایمانی طاقت ایمان میں ایک ایسی زندگی پیدا کرتی ہے جیسے ایک قالبِ بے جان میں روح داخل ہو جاتی ہے بلکہ وہ مومن میں داخل ہو کر درحقیقت ایک روح کا کام کرتی ہے۔ تمام قویٰ میں اس سے ایک نور پیدا ہوتا ہے اور روح القدس کی تائید ایسے مومن کے شامل حال ہوتی ہے کہ وہ باتیں اور وہ علوم جو انسانی طاقت سے برتر ہیں وہ اس درجہ کے مومن پر کھولے جاتے ہیں اور اس درجہ کا مومن ایمانی ترقیات کے تمام مراتب طے کرکے ان ظلی کمالات کی وجہ سے جو حضرت عزت کے کمالات سے اس کو ملتے ہیں آسمان پر خلیفۃ اللہ کا لقب پاتا ہے کیونکہ جیسا کہ ایک شخص جب آئینہ کے مقابل پر کھڑا ہوتا ہے تو تمام نقوش اس کے منہ کے نہایت صفائی سے آئینہ میں منعکس ہو جاتے ہیں۔ ایسا ہی اس درجہ کا مومن جو نہ صرف ترک نفس کرتا ہے بلکہ نفئی وجود اور ترک نفس کے کام کو اس درجہ کے کمال تک پہنچاتا ہے کہ اس کے وجود میں سے کچھ بھی نہیں رہتا اور صرف آئینہ کے رنگ میں ہو جاتا ہے۔ تب ذات الٰہی کے تمام نقوش اور تمام اخلاق اس میں مندرج ہو جاتے ہیں اور جیسا کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ آئینہ جو ایک سامنے کھڑے ہونے والے منہ کے تمام نقوش اپنے اندر لے کر اس منہ کا خلیفہ ہو جاتا ہے اسی طرح ایک مومن بھی ظلی طور پر اخلاق اور صفات الٰہیہ کو اپنے اندر لے کر خلافت کا درجہ اپنے اندر حاصل کرتا ہے اور ظلی طور پر الٰہی صورت کا مظہر ہو جاتا ہے اور جیسا کہ خدا غیب الغیب ہے اور اپنی ذات میں وراء الوراء ہے ایسا ہی یہ مومن کامل اپنی ذات میں غیب الغیب اور وراء الوراء ہوتا ہے۔ دنیا اس کی حقیقت تک پہنچ نہیں سکتی۔ کیونکہ وہ دنیا کے دائرہ سے بہت ہی دور چلا جاتا ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ خدا جو غیر متبدل اور حی و قیوم ہے وہ مومن کامل کی اس پاک تبدیلی کے بعد جب کہ مومن خدا کے لئے اپنا وجود بالکل کھو دیتا ہے اور ایک نیا چولا پاک تبدیلی کا پہن کر اس میں سے اپنا سر نکالتا ہے۔ تب خدا بھی اس کے لئے اپنی ذات میں ایک تبدیلی کرتا ہے مگر یہ نہیں کہ خدا کی ازلی ابدی صفات میں کوئی تبدیلی ہوتی ہے۔ نہیں بلکہ وہ قدیم سے اور ازل سے غیر متبدل ہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21 ص 241)

مستحق طلباء کی امداد

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

جس طرح ہماری جماعت دوسرے کاموں کے لئے چندہ کرتی ہے اسی طرح ہر گاؤں میں اس کیلئے کچھ چندہ جمع کر لیا جائے۔ جس سے اس گاؤں کے اعلیٰ نمبروں پر پاس ہونے والے لڑکے یا لڑکوں کو وظیفہ دیا جائے اس طرح کوشش کی جائے کہ ہر گاؤں میں دو تین طالب علم اعلیٰ تعلیم حاصل کریں۔ (30/اکتوبر 1945ء)

خدا تعالیٰ کے فضل سے نظارت تعلیم کے تحت حضرت مصلح موعود کی اس خواہش کی تکمیل کیلئے نگران امداد طلبہ کا شعبہ اس نیک اور مفید کام میں مصروف ہے۔ اور سینکڑوں غریب طلبہ اس شعبہ کے تعاون سے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ امداد طلبہ کا یہ شعبہ اس تعاون کو آمد ہونے کے ساتھ ہی بہتر طور پر ممکن بنا سکتا ہے۔ لیکن اس کی آمد اس وقت بالکل نہ ہونے کے برابر ہے۔ طلباء کی کتب، یونیفارم اور مقالہ جات کیلئے رقم کی فوری ضرورت ہے۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1۔ سالانہ داخلہ جات 2۔ ماہوار ٹیوشن فیس
3۔ درسی کتب کی فراہمی 4۔ فوٹو کاپی مقالہ جات
5۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری و سیکنڈری 8 ہزار سے 10 ہزار روپے تک سالانہ
2۔ کالج لیول 24 ہزار سے 36 ہزار روپے تک سالانہ
3۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ سے 3 لاکھ روپے تک

سینکڑوں طلبہ کا اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ تمام احمدی احباب سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرماویں کہ اس شعبہ کے لئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ کی مد ''امداد طلبہ'' میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

مشعل راہ

آنحضرتؐ برائی کا بدلہ نیکی سے لیتے تھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 20 فروری 2004ء میں فرماتے ہیں۔

ایک روایت ہے حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے رسول اللہؐ کی توریت میں بیان فرمودہ علامت پوچھی گئی تو انہوں نے بیان کیا کہ وہ نبی تندخو اور سخت دل نہ ہوگا۔ نہ بازاروں میں شور کرنے والا، برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دے گا بلکہ عفو اور بخشش سے کام لے گا۔

(بخاری کتاب البیوع باب کراھیۃ الصخب فی السوق)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اس بات کی گواہ ہے بلکہ آپ نے تو اپنے جانی دشمنوں تک کو معاف فرمایا ہے۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی اپنی ذات کی خاطر اپنے اوپر ہونے والی کسی زیادتی کا انتقام نہیں لیا۔(مسلم کتاب الفضائل باب 20 صفحہ 92) اب دیکھیں وہ یہودیہ جس نے گوشت میں زہر ملا کر آپ کو کھلانے کی کوشش کی تھی اور آپ کے ساتھیوں نے کھایا بھی، اس کا اثر بھی ہوا، بہرحال آپ نے اسے بھی معاف فرما دیا۔

حضرت معاذ بن رفاعہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ منبر پر چڑھے اور پھر بے اختیار رو دیئے اور فرمایا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سال جب منبر پر چڑھے تو رونے لگے اور فرمایا اللہ تعالیٰ سے عفو اور عافیت طلب کرو کیونکہ یقین کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں جو کسی کو مل سکتی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمن کے حق میں بددعا کرنے والوں کو کہا میں دنیا میں لعنت کے لئے نہیں بلکہ رحمت کے لئے آیا ہوں۔

(صحیح بخاری بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

جیسا کہ میں نے پہلے بھی آپ کو بتایا ہے کہ **آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عفو ذاتی دشمنوں پر بھی محیط تھا۔ اس لئے دشمنوں کو بھی آپ کے اس خلق کا پتہ تھا کہ آپ میں یہ بہت اعلیٰ خلق ہے۔ اور اسی وجہ سے ان کو جرأت پیدا ہوتی تھی کہ وہ باوجود دشمنیوں کے آپ کے سامنے آ کے معافی مانگ لیا کرتے تھے۔**

ایک مثال دیکھیں کہ ھبار بن الاسود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینبؓ پر مکہ سے مدینہ ہجرت کے وقت نیزے سے قاتلانہ حملہ کیا تھا اور اس کے نتیجہ میں ان کا حمل ضائع ہو گیا اور بالآخر یہی چوٹ ان کے لئے جان لیوا ثابت ہوئی۔ اس جرم کی بنا پر رسول اکرم ﷺ نے اس کے قتل کا فیصلہ فرمایا تھا۔ فتح مکہ کے موقع پر یہ بھاگ کر کہیں چلا گیا مگر بعد میں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم واپس مدینہ تشریف لائے تو ھبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور رحم کی بھیک مانگتے ہوئے عرض کیا کہ پہلے تو میں آپ سے ڈر کر فرار ہو گیا تھا مگر پھر آپ کے عفو اور رحم کا خیال مجھے آپ کے پاس واپس لے آیا ہے۔ اے خدا کے نبی! ہم جاہلیت اور شرک میں تھے خدا نے ہمیں آپ کے ذریعے ہدایت دی اور ہلاکت سے بچایا۔ میں اپنی زیادتیوں کا اعتراف کرتا ہوں پس میری جہالت سے صرف نظر فرمائیں۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اپنی صاحبزادی کے اس قاتل کو بھی معاف فرمایا، بخش دیا اور فرمایا جا اے ھبار! میں نے تجھے معاف کیا۔ اللہ کا یہ احسان ہے جس نے تمہیں قبول اسلام کی توفیق دی۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد 3 صفحہ 106 مطبوعہ بیروت)

اپنی بیٹی کے قاتل کو معاف کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ لیکن کیونکہ آپ عفو کی تعلیم دیتے تھے اس لئے خود کر کے دکھایا کیونکہ اصل مقصد تو اصلاح ہے جب آپ نے دیکھا کہ اس کی اصلاح ہو گئی ہے تو بیٹی کا خون بھی معاف کیا اور بعض حالات میں دوسروں کو بھی اس کی تعلیم دی۔

(الفضل 27/اپریل 2004ء)

صاحبِ عرفان ہوئے ہیں

جو نام پہ اس یار کے قربان ہوئے ہیں
وہ مر کے امر صاحبِ عرفان ہوئے ہیں
سر زانوئے دلدار سے اس وقت اٹھا جب
دل نے کہا پورے مرے ارمان ہوئے ہیں
پھر منزلِ مقصود سے آئی ہیں صدائیں
دشوار تھے جو راستے آسان ہوئے ہیں
دل میں تو تلاطم تھا بپا، شوقِ لقا کا
صد مرحبا! کیا وصل کے سامان ہوئے ہیں
پہنچے جو درِ خُلد پہ وہ طائرِ قدسی
لینے کو قدم آگے وہ دربان ہوئے ہیں
بدخواہ الجھتے ہی رہے سود و زیاں سے
راضی بہ رضا صاحبِ ایمان ہوئے ہیں
باندھے تھے دل و جان سے جو اہلِ وفا نے
کیا جانے عدو پورے وہ پیمان ہوئے ہیں
وہ صبر و رضا اور تحمل کے نمونے
انگشت بدنداں سبھی انسان ہوئے ہیں
پھر نافۂ الفت سے مہک اٹھی فضائیں
پھر زخم کہیں کِھل کے گلستان ہوئے ہیں
رہتے تھے جو ذرات کی مانند جہاں میں
وہ سارے ستارے مہِ تابان ہوئے ہیں
اُس پار اٹھے ہاتھ بہ ہنگامِ دعا جب
دکھیاروں کے دکھ درد کے درمان ہوئے ہیں

ش عزیز شاہ

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاءالاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی شہرہ آفاق کتاب کے اہم مضامین

ابدی سچائی، عقل، دینی مکاتب فکر، فلسفہ اور دینی تعلیمات کا پُر معارف تذکرہ

قسط اول

مرتبہ: مکرم منشا داحمد نیر صاحب

حرف آغاز

انتساب تصنیف ھذا سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع نے بانی جماعت احمدیہ عالمگیر حضرت مرزا غلام احمد کے نام کیا ہے جنہوں نے انیسویں صدی کے اواخر میں دو معرکۃ الآراء کتب براہین احمدیہ اور ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' تصنیف فرمائیں۔

مذکورہ بالا کتاب الہام، عقل، علم اور سچائی کو سات ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ان ابواب میں بیان ہونے والے مضامین کی تلخیص پیش خدمت ہے۔

باب اول

ابدی سچائی اور مفکرین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے مذکورہ باب کو الہام، عقل، علم اور سچائی کے تاریخی پس منظر میں سپرد قلم فرمایا ہے۔ مزید برآں مختلف مکاتب فکر اور دیگر بڑے فلاسفروں اور دانشوروں کے خیالات پر سیر حاصل بحث بھی شامل کی گئی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ ایک طبقہ صداقت کے معیار کو جانچنے کا واحد اور مستند طریق عقل کو قرار دیتا ہے لیکن کچھ مفکرین آسمانی ہدایت کو آسمانی فکر کا صحیح راہنما قرار دیتے ہیں۔ اسی طرح کچھ اور لوگ بھی ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ وجدان یا اپنی ذات میں غرق ہو کر ہی باطنی تجربات کے ذریعہ حقیقت اور قوانین قدرت کو پایا جاسکتا ہے۔ جہاں ایسے نام نہاد فلسفی ہیں کہ جنہوں نے پیچیدہ اصطلاحیں بنا کر عام آدمی سے حقیقت کو دور کر دیا ہے وہاں فیثا غورث اور ابن رُشد جیسے مفکرین بھی ہیں جو سائنسی فکر کے ساتھ اپنے اندر صوفیانہ رنگ بھی رکھتے ہیں۔

بعض لوگ سورج کو روشنی دینے والا دیکھ کر اس کی روشنی کو ایک حقیقت سمجھ لیتے ہیں۔ حالانکہ اس سے زیادہ اہم ریڈی ایشن (Radiation) کا وہ عمل ہے جس میں روشنی محض ایک عنصر ہے۔ لہٰذا بنیادی حقیقت تو ریڈی ایشن (Radiation) ہی ہے۔

اسی مثال کی روشنی میں مومنین جو ابدی صداقت کے علمبردار ہیں وہ خدا تعالیٰ کو غیر مبدل حقیقت سمجھتے ہیں اور ابدی صداقت ان کے نزدیک خدا تعالیٰ اور اس کی صفات ہیں۔ دوسری طرف سیکولر (خدا کو نہ ماننے والے) فلسفی خدا تعالیٰ کی بجائے بعض اقدار مثلاً سچائی، دیانت، امانت اور خلوص کے حوالہ سے بات کرتے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ ابدیت سے مراد وہ سبب ہے جس کی موجودگی ہمیشہ ایک جیسے نتائج پیدا کرتی ہے اور ہر ابدی صداقت سے علم حاصل ہوتا ہے۔ مگر ہر علم کو ابدی صداقت نہیں کہہ سکتے۔

عقل کیا ہے

انسان کی قوت استدلال اور قوت فکر ہی ہے جو دماغ تک پہنچنے والے پیغامات پر مختلف ممکنہ پہلوؤں پر بار بار تدبر کر کے مختلف نتائج اخذ کرتی ہے۔ یہی وہ ذہنی عمل ہے جو صحیح کو غلط اور واضح کو مبہم سے جدا کرتا ہے اور عقل کہلاتا ہے۔

فرد اور معاشرہ

انسان بنیادی طور پر ذاتی فائدہ کی خاطر یا مجبوراً معاشرہ کی حاکمیت تسلیم کرتا ہے۔ جوں جوں انسانی معاشرہ منظّم اور ترقی کی راہ پر گامزن ہوتا ہے تو انسان خود کو وہاں غیر محفوظ تصور کرنے لگتا ہے اور ذرا سا طاقت کا توازن بگڑنے سے شخصی آزادی کے مجروح ہونے اور حقوق سلب ہونے کا خطرہ رہتا ہے۔ جبکہ جانوروں میں ایسا نہیں۔ ان میں اچھائی یا برائی فطرت کے تابع ہوتی ہے نہ کہ کسی شعور کے تحت اور یہ چیز جرم کی تعریف میں نہیں آتی۔

ماہرین عمرانیات اور مذہبی معاشرہ

ماہرین عمرانیات سمجھتے ہیں کہ بانیان مذاہب خدا کے نام پہ قوانین خود بناتے اور سادہ لوح عوام پر اپنے مفاد کی خاطر شرعی قوانین بنا کر حکومت کرتے ہیں۔ کارل مارکس بھی اس تصور سے متفق دکھائی دیتا ہے۔ وہ یہ بھی کہتا ہے کہ مذہب کا ایک تصور یہ بھی ہے کہ محنت کش طبقہ کو اس کی پابندیوں میں جکڑ کر بے شعور کر دیا جائے تاکہ متوسط طبقہ کے ہاتھوں انہیں اپنے استحصال کا شعور نہ ہو جو معاشرہ میں بے رحمی سے ان پر کیا جاتا ہے۔

دینی مکاتب فکر

الاشعریہ:۔ یہ مکتبہ فکر امام ابوالحسن علی بن اسماعیل الاشعری (260 تا 330ھ) کا مرہون منت ہے۔ انہوں نے اس دور کے مسلمان علماء کو تیزی سے عقلیت پسندی کی جانب مائل ہوتے دیکھ کر اس رجحان کے رد میں تحریک شروع کی۔ وحی الٰہی اور عرفان حق کو چھوڑ کر کلیۃً عقل پر انحصار کر کے ابدی صداقت تک رسائی کے تصور سے اختلاف کیا مگر وہ خود اس انتہاء پر چلے گئے کہ قرآنی آیات کی ہر منطقی تفسیر اور مجازی معنوں کا مطلق انکار کر دیا۔ یہ کہنا درست نہ ہوگا کہ وہ سراسر عقلیت پسندی کے خلاف تھے۔

معتزلہ:۔ یہ مکتبہ فکر وحی کو صداقت تک پہنچنے کا معتبر ترین ذریعہ قرار دیتا ہے۔ تاہم وہ یہ بھی سمجھتے ہیں کہ اگر کہیں وحی عقل سے متصادم نظر آئے تو وحی کی درست تفہیم کے لئے عقل کو فوقیت دی جائے۔ نیز قرآن و سنت کی معروف تشبیہات اور استعارات کو سمجھے بنا سچائی پانا مشکل ہے۔

صوفی ازم:۔ ترکی، ایران، دریائے آمو سے شرقی علاقہ اور سوویت یونین کے بہت سے مسلمان باشندے تصوف کے دلدادہ تھے۔ صوفیاء کی تقسیم چشتیہ، سہروردیہ، قادریہ اور نقشبندیہ کے گروہوں میں ہوئی ہے۔ ان کے بزرگ بانیوں کی قرآن و سنت سے وفاداری ہمیشہ مسلّم اور شک و شبہ سے بالا رہی ہے۔

تصوف کا شدت سے زور اس بات پر رہا ہے کہ مذہب کی ظاہری شکل کے پیچھے ایک مصنوعی حقیقت ہوا کرتی ہے جو الہام اور اس کی روح سے عبارت ہے۔ یہ روح یا آخری منزل عشق الٰہی اور تعلق باللہ ہے لیکن وہ اپنی تمام تر کوششیں ظاہری عبادت سے بڑھ کر خاص صفات کے ورد اور نفس کشی پر دیتے رہے اور آہستہ آہستہ یہ عمل ریاضتوں کی شکل اختیار کر گیا۔ تاہم یہ لوگ قرآنی تعلیمات سے اس شدت سے جُڑے رہے کہ سنت سے دور چلے گئے۔ ان کو انتہا پسند ملائیت کی بھی شدید مخالفت کا سامنا رہا۔ انہی صوفیاء میں سے بعض خارجی اشیاء کے وجود کے منکر بھی ہیں جو انہیں محض تخیل سمجھتے ہیں۔ اسی ضمن میں پیارے آقا نے ایک دلچسپ واقعہ صفحہ 27,26 پر درج فرمایا ہے۔

مسلم سپین کا مکتبۂ فکر

عظیم مفکر ابن رشد نے الہامی سچائی اور تجربہ و مشاہدہ پر الگ الگ غور کرنے کی ضرورت پر زور دیا لہٰذا ہسپانیہ میں صدیوں تک مسلمان سائنسدان اور مذہبی گروہوں میں عدم تصادم کی فضا چھائی رہی۔ بالآخر قرآنی تشریح کرنے والوں اور معروف سائنسی حقیقتوں پر یقین رکھنے والی دونوں تحریکوں کے درمیان خلیج بڑھنے لگی۔

اندلس سے مسلمانوں کے خروج کے ساتھ ہی ہسپانیہ قبل از اسلام کی سی جہالت میں ڈوب گیا۔ پھر یورپ کی نشاۃ ثانیہ کا دور بھی آیا جس کی داغ بیل شمالی سپین سے بے دخل کئے گئے وہ یہودی تھے جنہوں نے سات صدیوں پر محیط مسلم دور حکومت کے زیر اثر متعدد فنون میں کمال حاصل کیا تھا۔ ان کے ذریعہ مسلمان دانشوروں کے فلسفہ اور دیگر علوم کو یورپ میں تقویت ملنے لگی۔

عالم اسلام کی حالت زار

سپین میں مسلمانوں کے زوال کے بعد دیگر ممالک میں بھی سائنس و تحقیق کا شوق ختم ہو گیا بلکہ مذہب کو بھی سخت نقصان پہنچا۔ توحید باری تعالیٰ کے مضمون میں دراڑیں پڑنے لگیں اور یہ لوگ سنجیدہ اور بنیادی مسائل کی بجائے فقہی مسائل میں الجھ کر رہ گئے۔ غرض علم و آگہی کے دونوں بڑے راستے (بصیرت کی سچائی و صفائی اور آسمان سے کسی وحی کے اترنے کی امید) بند ہو گئے۔ تاہم چند صدیوں بعد دنیوی علوم کا سورج مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع ہونا شروع ہوا۔

فلسفہ یورپ

اندلس سے غروب ہوا علم و آگہی کا یہ سورج فرانس کے افق سے نمودار ہوا۔ نیوٹن نے عقل و استدلال پر عقیدہ تثلیث کو پرکھ کر اس کا انکار کر دیا۔ جس پر اسے کچھ عرصہ بعد عہدہ سے ہٹا کر کفر کا الزام تھوپ دیا گیا۔ یہاں حضور نے دیگر کئی

یورپین اکابرین کا ذکر بھی کیا ہے جو مذہب کے تصور کو کمزور کر کے عقلیت پسندی اور افادیت پسندی کے فروغ میں مصروف کار رہے۔ کوئی مغربی فلسفی الہام الٰہی کو انسانی علم کا مبداء و ماخذ قرار نہیں دیتا۔ یورپی مفکر کارل مارکس کا خیال ہے کہ مذہب انسان کو فطرت سے دور کرتا ہے۔ اس موقع پر حضور نے ہیگل، برنارڈ شا اور لینن وغیرہ کے نظریہ فکر کا بھی تقابلی جائزہ پیش فرمایا ہے۔

یونانی فلسفہ

یونانی فلسفہ میں ہمیں صرف سقراط کی ذات میں الہام اور عقل کے درمیان ایک کامل توازن نظر آتا ہے۔ درحقیقت افلاطون اور ارسطو جنہوں نے لازوال طرز فکر کی بنیاد رکھی، ان کی عظمت اپنے قابل احترام استاد سقراط ہی کی مرہون منت تھی اور یہ دونوں فلسفی اسی کی تربیت کا ثمر ہیں۔

سقراط اہل یونان کو خدا کا پیغام پہنچانے پر مامور کئے گئے تھے۔ ان کا فلسفہ نیکی، عاجزی، کامل انصاف، توحید پر پختہ ایمان اور دنیا و آخرت کے محاسبہ پر مبنی ہے لہٰذا انہیں ڈیکارٹ، ہیگل، اینگلز اور مارکس کا جد امجد کیسے قرار دیا جاسکتا ہے۔

سقراط نے ہمیشہ اہل ایتھنز کی احسان مندی ظاہر کی مگر ان کے دیوتاؤں کو پیغمبرانہ شان سے انکار کیا۔ یہ کہتے ہوئے سزائے موت قبول کر لی کہ ’’اور میں تمہارے اور اپنے رب کے سامنے اپنا مقدمہ پیش کرتا ہوں۔

’’سقراط کا زمانہ پانچویں صدی قبل مسیح کا ہے اور وہ حضرت بدھ علیہ السلام کے ہمعصر تھے۔

باب دوم

تصنیف کے اس حصہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے چند بڑے مذاہب جنہیں ملحدانہ یا مشرکانہ تصور کیا جاتا ہے کا بتفصیل ذکر کیا ہے۔ جن کا خلاصہ حسب ذیل پیش ہے۔

ہندومت

اس مذہب میں الہام کو چار ویدوں تک محدود رکھا گیا ہے اور خدا تعالیٰ کو کرشن اوتار کی شکل میں متمثل دکھایا ہے۔ حالانکہ انہوں نے کبھی خدائی کا یا لافانی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ ان کا اصل نام کنہیا اور لقب گوپال (گائے پالنے والا) تھا۔ آپ مرلی دھر (بانسری بجانے والا) بھی تھے۔ یعنی خدا کی اپنے اندر پھونکی گئی آواز کو دنیا تک پہنچانے والے تھے۔

ہندومت اور عقیدہ تناسخ

عقیدہ تناسخ کی رو سے روح کو فنا نہیں بلکہ وہ اپنے اچھے برے اعمال کے سبب اگلے جنم میں کسی اور شکل میں پیدا ہو جاتی ہے۔ یہاں تک کہ بادشاہ، فقیر اور فقیر بادشاہ بن سکتا ہے بلکہ اس عقیدہ کے تحت ہوسکتا ہے کہ ایک انسان اگلے جنم میں کیڑا بن جائے یا کوئی حقیر جانور، جنم در جنم کا یہ دائرہ آواگون کہلاتا ہے جس کا جائزہ دیوتائے اعلیٰ ’’برہما‘‘ ہمہ وقت لے رہا ہے۔

یہ ایسا جاہلانہ تصور ہے کہ کوئی ذی عقل اس سے متفق نہیں ہوسکتا کہ روح کو اعلیٰ ترین مقام سے ذلیل ترین اور پھر اعلیٰ ترین کی طرف لوٹایا جاتا رہے۔ مثلاً ایک انسان کو جانور پھر اس جانور کو نیک اعمال کے سبب انسان بنا دیا جائے۔ جانور کی نیکی فطرت سے جڑی ہے نہ کہ اپنی دانشمندی سے۔

بدھ مت

مہاتما بدھ (563:483 ق م) بدھ مت کے بانی تھے جنہوں نے وحدانیت پر زور دیا۔ ان کو ماننے والے انہیں خدا نہیں کہتے لیکن خدا جیسی تعظیم ضرور دیتے ہیں۔ بعض بدھ فرقے مہاتما بدھ کو خدا کے وجود کا منکر قرار دیتے ہیں حالانکہ حضرت بدھ ایسے تمام الزامات سے بری الذمہ تھے۔

مہاتما بدھ کا پیروکار اشوکا تین سو سال بعد حکمران گزرا جس نے بدھ کی تعلیمات کو تحریری شکل دی۔ اس کی مذہبی نمائندہ کی حیثیت کو بھی چیلنج نہیں کیا گیا۔ چنانچہ بدھ مذہب میں جھگڑا صرف مختلف تشریحات کا ہے۔ اٹھارہویں انیسویں صدی کے مغربی محققین بدھ مت کو ملحدانہ مذہب کے طور پر پیش کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ جن کے خلاف تنہا آواز حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے بلند کی اور انہیں خدا تعالیٰ کا سچا فرستادہ کہا۔ جلد ہی مغربی مفکرین کی اگلی نسل آپ کی تائید میں کھڑی ہوگئی۔

حضرت بدھ کے پیروکار پنجیا (Pingiya) اور اس کی کتاب Theravada جو تین حصوں پر مشتمل ہے کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے جس میں حضرت بدھ کے عقائد کا ذکر ہے۔ حضرت بدھ نے برہمنوں پر بت پرستی کے سبب شدید تنقید بھی کی جس پر آپ پر الحاد کا الزام لگا اور پُر زور مخالف تحریک شروع کر دی گئی۔ جس کے نتیجہ میں بدھ مذہب کے پیروکاروں میں سے کئی ایک برہمن ہوگئے یا ایمان باللہ سے دور ہو کر مشرکانہ روش اختیار کر لی۔ اسی کا اثر ہمیں آج بدھ مذہب کی تحریرات پر بھی ملتا ہے۔ ہندوستان کے دونوں بڑے مذاہب ہندومت اور بدھ مت اس نظریہ پر متفق ہوگئے کہ سکون قلب ضروریات زندگی کو مسترد کر کے ہی ممکن ہے نیز یوگا کی فلاسفی بھی ان میں عملاً داخل ہوگئی۔ جس کی اصطلاح دراصل بدھ مذہب میں دو ہزار سال قبل داخل ہوئی۔ بدھ مت کے پیشرو بدھ مذہب کو حضرت بدھ کے وجدان اور مراقبہ کا نتیجہ سمجھتے ہیں نہ کہ الٰہی مذہب۔

کنفیوشس ازم

کنفیوشس ازم عقل، الہام اور علم کو انسان کی حق کی طرف راہنمائی میں ساتھ دینے والا سمجھتا ہے۔ چینی اور جاپانی باشندے ایسے مذہب اور فلسفہ کے حوالے سے مختلف گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ کنفیوشس ازم میں حقیقی علم کی تعریف خدا تعالیٰ کی صفات کا عرفان پانا اور پھر اپنی ذات میں جاری کرنا ہے۔

راہ حق پانے کے لئے یہ درسی تعلیم کو ضروری نہیں سمجھتا۔ خدا خود حق ہے اور اپنی پیدا کردہ اشیاء کو حق نوازتا ہے جو اس کی پہچان کا مرکزی نقطہ ہے۔ چنانچہ انسانی فطرت اور ابدی سچائی کو ایک دوسرے کے مترادف قرار دیا گیا ہے۔

کنفیوشس ازم اور تاؤ ازم کا آغاز فُوشی (Fuhsi) بادشاہ اور عظیم عالم (3322 ق م) کے دور سے ہوتا ہے۔ کنفیوشس ازم کے مطابق انسان کے اعمال و کردار کا اس کی نیکی اور حسن معاشرت سے باہم گہرا ربط ہے اور انسان پر خالق کا گہرا اثر ہوتا ہے۔ وہی عبادت کے لائق ہے۔ خدا تعالیٰ کا تصور اس مذہب کا لازمی جزو ہے اور رویا و کشوف سے آنے والے علم کو یقینی طور پر الہام الٰہی کا حصہ سمجھ کر تسلیم کر لیا گیا۔

تاؤازم

عظیم نبی فُوشی (Fuhsi) کے مذہبی اور روحانی تجربات ہی بنیادی طور پر تمام چینی مذاہب کا سرچشمہ ہیں۔ Lao Tzu (600 ق م) کے پیش کردہ طرز زندگی کو تاؤازم کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ تاؤ ایک ابدی نیکیوں کا پیکر جبکہ تاؤازم اس تک رسائی کا ذریعہ ہے۔

Lao Tzu کا پیش کردہ تاؤ کا تصور قرآن کریم میں مذکور صفات الٰہیہ سے کافی مشابہ ہے۔ وہ اسے خالق کل، واحد لاشریک اور مستغنی قرار دیتے ہیں۔ تاؤازم کی بنا دراصل (Fuhsi) فُوشی بادشاہ کے عظیم کشف پر ہی ہے۔

زرتشت ازم

زرتشتی فلسفہ میں برائی، اچھائی اور دکھ، خوشی ساتھ ساتھ چلتے اور ان کے الگ الگ دیوتا ہیں۔ حضرت زرتشت علیہ السلام (600 ق م) کی تعلیم یہ تھی کہ انسان اپنے اچھے برے اعمال میں آزاد ہے اور اسی پر پرکھا جائے گا اور نیکی کی قوتیں غالب آئیں گی۔ حضرت زرتشتؑ کا عظیم پیروکار خورس (529-590 ق م) کامل موحد تھا۔ خورس کو اشوکا سے بھی عظیم اور ’’بابائے قوم‘‘ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ جو ایک بردبار اور وسیع القلب حکمران بھی تھا۔ اسلام نے فارس میں بیشتر موحدین کو اپنی طرف کھینچا ہے۔ زرتشتی مذہب میں خدا یعنی اہور مزد (Ahura Mazd) کامل صفات کا حامل سمجھا جاتا ہے۔

دکھ اور الم کا مسئلہ

اعضائے حس بتدریج ترقی کا ایک سفر طے کر کے خوشی، تکلیف اور آرام، دکھ کا احساس پانے کے قابل ہوئے ہیں۔ دماغ کی تخلیق بھی اسی زمرہ میں آتی ہے۔ نفع و نقصان کا احساس شعور کی ترقی سے وابستہ ہے۔ خوشی اور تکلیف میں سے کسی ایک کو بھی نکال دینے سے زندگی کا ارتقائی سفر مفلوج ہو کر رہ جاتا ہے۔

ہر تکلیف سزا اور ہر خوشی جزا نہیں ہوسکتی۔ جیسے ایک بچہ معذور اور دوسرا صحت مند پیدا ہو تو اس میں ان دونوں کی غلطی یا نیکی کیا ہوگی۔ اسی طرح حضور نے دیگر کئی ایک امثال سے اس مضمون کو کھولا ہے۔

دکھ اور الم کا یہ مسئلہ ایک دہریہ کے نزدیک محض اتفاقی اور لاینحل ہے جس سے چھٹکارا ہمارے نزدیک پھر موت ہی رہ جاتا ہے۔ جبکہ ایک مومن جو اپنے رب پر ایمان کامل رکھتا ہے وہ ان تکالیف کو عارضی اور دنیوی سمجھ کر اور خوشیوں سے عبارت کر کے گزارتا ہے اور ہر تلافی کو ممکن سمجھ کر رب کے حضور سربسجود رہتا ہے۔ گویا راحت کے ابدی سفر میں یہ ایک ہلکے سے کانٹے کی چبھن جیسی تکالیف ہوں۔

دنیا میں بظاہر نظر آنے والا عدم توازن قدرت کی ناانصافی نہیں بلکہ ہر ذی روح جو تکلیف سے گزر رہی ہے وہ اپنے سے کم تر ذی روح کو دیکھ کر اپنے دکھ کو بھلا سکتی ہے۔ برداشت کر سکتی ہے۔ یہ انسانی ہمدردی سے باہر ہے کہ وہ زندگی ختم کئے بغیر اذیت سے چھٹکارا پالے۔

باب سوم

سیکولر نقطہ ہائے نظر کا تجزیہ

ماہرین عمرانیات کے نزدیک انسان کا ابتدائے دنیا میں سورج، دریا اور خونخوار جانوروں کو دیوتا مان لینا اس کی سادہ لوحی اور ضعیف الاعتقادی کے سبب تھا نیز وہ جن چیزوں کو بے قابو دیکھتا اور خود کو اس سے غیر محفوظ سمجھتا۔ اسے دیوتا مان کر اس کی عبادت کرنے لگ پڑتا تھا۔ آہستہ آہستہ یہ تصور تبدیل ہوا اور کائنات کے ہر دائرہ کا الگ الگ دیوتا تجویز ہونا شروع ہوگیا۔

لیکن مذکورہ بالا عمل توحید باری تعالیٰ تک رسائی کا ذریعہ کبھی نہیں رہا بلکہ انسان کی بنیادی قوت ادراک ہی بالآخر خدا کے عرفان پر منتج ہوئی۔ یہی وہ عمل تھا کہ جس کے ذریعہ انسان بدیوں سے بچ کر نیکیوں کو بجا لاسکتا تھا، نہ کہ کسی دیوتا کے خوف سے۔

مکرم ثاقب رشید صاحب

مٹاپے کی بیماری کا جدید اور بے ضرر علاج

بہت سے لوگوں کی خواہش ہوتی ہے کہ اگر ان کا وزن بڑھ گیا ہے تو وہ کسی بھی طرح سے جلد از جلد وزن کم کر کے دبلے پتلے ہو جائیں وزن کم کرنے کے لئے جسم میں زائد چربی جو کہ روزانہ معمول کی زندگی کی بے احتیاطیوں کی وجہ سے جسم میں جمع ہو جاتی ہے کو کم کرنا یا ختم کرنا از حد ضروری امر ہے۔ جسم میں جمع چربی کو کم کرنے کے لیے یا تو ورزش کرنا پڑتی ہے یا پھر خوراک میں کمی اور یا پھر دونوں طریقے استعمال کرنے پڑتے ہیں۔ لیکن بعض افراد اپنی کمزور صحت کی وجہ سے روزانہ ورزش نہیں کر سکتے اور بعض افراد جنہیں کھانے کا چسکا ہو وہ اپنی خوراک میں کمی نہیں کر سکتے۔ جسم سے زائد چربی کو کم کرنے کے اور بھی کئی طریقے ہیں جیسے آپریشن کے ذریعے جسم سے زائد چربی کے ذخائر سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے مگر آپریشن کروانے کے لیے بھی تو ہمت چاہیے اور یا پھر طرح طرح کی نقصان دہ ادویات استعمال کر کے وزن کو کم کیا جاسکتا ہے۔

مندرجہ بالا طریقوں کے استعمال میں جو رکاوٹیں اور خطرات حائل ہوتے ہیں ان سب سے ہر شخص واقف ہے اور اس لیے اب ضرورت اس بات کی ہے کہ کوئی ایسا طریقہ ہو کہ ’سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے‘ ایسا طریقہ جاننے سے پہلے یہ بات یاد رکھیں کہ بھوک رکھ کر کھانا اور ہلکی پھلکی ورزش کرنا صحت کے بنیادی اصولوں میں شامل ہے اس کے بغیر آپ جو بھی طریقہ وزن کم کرنے کے واسطے اپنائیں گے اس میں کامیابی کے امکانات بہت کم ہیں۔

کسی بھی مرض کے علاج سے پہلے مرض کو سمجھنا بہت ضروری امر ہوتا ہے اس لیے علاج بتانے سے پہلے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ مٹاپے کے مرض کے بارے میں قارئین کو یہ بتاؤں کہ مٹاپا ہوتا کیوں ہے؟ کیا یہ صرف زیادہ کھانے کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جیسا کہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ اگر یہ بات درست ہے تو پھر یہ سوال پیدا ہوتا کہ ہمارے اردگرد ایسے لوگ بھی تو ہیں جو جتنا چاہے کھالیں وہ موٹے نہیں ہوتے نہ تو ایسے لوگوں کو کوئی ورزش کرنی پڑتی ہے اور نہ ہی وہ اپنی خوراک کا خیال رکھتے ہیں۔

اس سے یہ ثابت ہوا کہ زیادہ کھانا ہی صرف وزن کے بڑھنے کا سبب نہیں ہوتا بلکہ در پردہ کچھ ایسا ضرور ہے کہ زیادہ خوراک کے استعمال سے بعض لوگوں کا تو وزن بڑھ جاتا ہے اور بعض لوگوں کا وزن نہیں بڑھتا اس راز کو جاننے کے لئے آپ سب کو بائیوجینیٹکس سائنس کی ان جدید تحقیقات کے بارے میں مطلع کرتا ہوں جس کو جاننے کے بعد مٹاپے کے مرض کو سمجھنا آپ کے لئے آسان ہو جائے گا اور جب اس کا علاج پتہ چلے گا تو مجھے امید ہے کہ آپ اس علاج سے بھی متفق ہوں گے۔

صدیوں پہلے جب انسان کے پاس خوراک وافر مقدار میں نہیں ہوتی تھی اس وقت قدرتی طور پر اس دور کے انسان کے جینز میں ایک ایسی تبدیلی پیدا ہوگئی جس کی وجہ سے انسانی جسم میں چربی کو ذخیرہ کرنے کی صلاحیت بڑھ گئی اور اس طرح سے جسم میں یہ زائد چربی اس وقت کے انسان کے لئے نعمت عظمیٰ ثابت ہوئی اور جسم میں اس زائد چربی کی بدولت وافر خوراک نہ ہونے کے باوجود اس دور کا انسان لمبا عرصہ زندگی گزارنے کے قابل ہو گیا۔ مگر آج کے دور میں حالات بالکل بدل چکے ہیں اب ہمیں خوراک وافر مقدار میں آسانی سے دستیاب ہے اس لئے صدیوں پہلے قدرتی طور پر جو تبدیلی انسان کے جین میں واقع ہوئی تھی اب ضروری ہے کہ اس تبدیلی کو ختم کیا جائے تا کہ ہمارے جسم میں چربی جمع نہ ہو سکے اور ہم مٹاپے جیسے مسئلے سے دوچار ہونے سے بچ سکیں دوسری طرف یہ بھی ضروری ہے کہ جو چربی ہمارے جسم میں پہلے سے جمع ہو گئی ہے وہ توانائی کی صورت میں ہمارے جسم میں استعمال ہو کر جسم سے خارج ہو سکے۔

ہر پڑھنے والے کو ابھی تک تو یہ سب ایک جادوئی کہانی لگ رہی ہوگی مگر یہ حقیقت ہے کہ بائیوجینیٹکس سائنس نے مٹاپے کے مسئلے کو اب جس طرح پیش کیا ہے اس سے پہلے یہ مسئلہ کبھی بھی پیش نہیں کیا گیا اور اس کے ساتھ ساتھ اس کا جو علاج تجویز کیا ہے وہ بھی پہلے کبھی تجویز نہیں ہوا یہاں پر دل برداشتہ ہو کر مضمون کو پڑھنا نہ چھوڑ دیں کہ سائنس کی بات ہے شاید سمجھ نہ آئے مگر سائنس کی مشکل باتوں کو میں آپ کیلئے نہایت آسان الفاظ میں بیان کروں گا۔

اس سے پہلے کہ میں مزید بیان کروں یہاں پر میں اب تک بیان کیے گئے اہم نکات کو لکھ دیتا ہوں:۔

1۔ مٹاپا زیادہ کھانے کی وجہ سے نہیں ہوتا کیونکہ بعض لوگ بہت زیادہ بھی کھالیں ان کا وزن نہیں بڑھتا۔

2۔ ورزش کرنا، کم کھانا، آپریشن کے ذریعے جسم کی زائد چربی نکلوانا یا خطرناک ادویات کے استعمال سے وزن کو کم کرنا اتنا آسان نہیں جتنا دکھائی دیتا ہے

3۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مناسب ورزش کرنا اور کم کھانا صحت مند رہنے کے لیے اور وزن کم کرنے میں مددگار تو ثابت ہوتے ہیں مگر اس کیلئے مستقل مزاجی شرط ہے جو کہ ہر ایک کے بس کا روگ نہیں

4۔ کیا ہی بہتر ہو کہ معمولی ورزش کے ساتھ ساتھ کوئی ایسا وسیلہ دستیاب ہو کہ بھوک بھی کم لگے اور جسم کی زائد چربی بھی ختم ہو کر مفید توانائی میں تبدیل ہوتی رہے۔

مندرجہ بالا چار نکات میں سے چوتھا نکتہ نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ اس نقطے کو سمجھنے کیلئے آج سے پچاس سال قبل ہونے والی حیرت انگیز سائنسی تحقیق کچھ اس طرح سے شروع ہوئی۔

آج سے پچاس سال قبل ایک خاتون سائنسدان ونفرڈ ڈوائن تحقیق کے سلسلے میں ان جینز کا مطالعہ کر رہی تھی جو ان جانداروں میں پائے جاتے ہیں جو قحط سالی والے علاقوں میں رہتے ہیں اس نے اپنی تحقیق میں یہ نہایت اہم بات بیان کی ہے کہ قحط سالی والے ان علاقوں میں یہ خاص جین ان کے جسموں میں چربی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت کو بڑھا دیتا ہے اور یہ ذخیرہ شدہ چربی ان کے لیے قحط سالی کے دور میں خوراک کی کمی کو پورا کرنے میں نہایت مفید ثابت ہوتی ہے۔ اپنی تحقیق کے دوران نائیجیریا میں اس نے ایسی مکھیاں مشاہدہ کیں جو غیر معمولی طور پر موٹی تھیں ان مکھیوں کے جینیاتی مطالعہ کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچی کہ ایسی ہر مکھی کے جین میں ایک ایسا نقص واقع ہو گیا تھا جو بعض دوسری مکھیوں کے جین میں نہیں تھا۔ اس ناقص جین کو اس نے اے ڈی پی (ADP) جین کا نام دیا۔ اب تک یہ جین مختلف قسم کے جانداروں میں پایا جاچکا ہے اور یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اے ڈی پی (ADP) جین کے عمل میں سُستی کی وجہ سے جسم میں چربی جمع ہونا شروع ہو جاتی ہے اور یہی جین کی خرابی دراصل جسم میں چربی کے اضافے کا سبب بنتی ہے۔

2003ء میں یہی اے ڈی پی (ADP) جین انسانوں میں بھی دریافت ہوا لیکن اس وقت یہ بات ثابت نہیں کی جاسکی تھی کہ آیا یہی اے ڈی پی (ADP) جین انسانوں میں بھی چربی ذخیرہ کر کے مٹاپا پیدا کرنے کا سبب بنتا ہے یہ معمہ ٹافٹ یونیورسٹی کے سائنسدانوں نے کچھ سالوں کے بعد حل کر دیا انہوں نے تجربات سے یہ بات ثابت کر دی کہ یہی اے ڈی پی (ADP) جین سب انسانوں میں پایا جاتا ہے اور انسانوں کی اکثریت میں یہ جین وراثتی طور پر کاہل ہے یعنی کہ انسانی جسم میں اس جین کی کاہلی کی وجہ سے چربی ذخیرہ ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ یاد رہے کہ انسانوں میں اسی اے ڈی پی (ADP) جین کو ڈبلیو ڈی ٹی سی آئی (WDTC1) جین کہا جاتا ہے۔

تحقیق سے یہ بات بھی ثابت ہوئی ہے کہ ایک دوسرا جین ایل ای پی (LEP) ہمارے جسم میں زائد چربی کو توانائی میں تبدیل کرواتا ہے اور اس طرح سے زائد چربی کا ذخیرہ ہمارے جسم میں نہیں ہونے دیتا اس ایل ای پی (LEP) جین میں خرابی کی وجہ سے نہ صرف چربی توانائی میں نہیں بدلتی بلکہ ایسے افراد جن کے جین میں خرابی ہو ان کی ہڈیاں کمزور ہوتی ہیں اور زیادہ آسانی سے ہڈیوں کے فریکچر کا شکار ہو جاتے ہیں اور دوسری طرف یہی جین کی خرابی ذیابیطس کے مرض کے ہونے کو قابل ذکر حد تک بڑھا دیتی ہے۔

ہڈیوں کی کمزوری اور ذیابیطس کے مسئلے پر مختصراً عرض کر دوں کہ ایل ای پی (LEP) جین ایک پروٹین لیپٹین (LEPTIN) بناتا ہے تحقیق سے یہ ثابت ہوا ہے کہ یہ پروٹین ہڈیوں کو مضبوط رکھنے میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہے جس کی وجہ سے ہڈیاں نہ صرف مضبوط ہوتی ہیں بلکہ ادھیڑ عمر میں ہڈیاں فریکچر سے محفوظ رہتی ہیں عورتوں کی ’سن یاس‘ (جب انکا ماہواری کا ماہانہ نظام رک جاتا ہے) کی عمر میں بھی یہی پروٹین ہڈیوں کی مضبوطی میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ خیال کیا جاتا تھا کہ مٹاپا اور ذیابیطس کے مرض کا آپس میں گہرا تعلق ہے مگر اب راک فیلر یونیورسٹی کے سائنسدانوں نے تحقیق سے یہ بات ثابت کی ہے کہ مٹاپا ہونے کے باوجود اگر ذیابیطس کا مرض ہو تو اسے لیپٹین (LEPTIN) پروٹین کی مدد سے درست کیا جاسکتا ہے۔

جدید تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ وزن کو کم کرنے کا ایک نہایت اعلیٰ اور اچھوتا طریقہ بھی دستیاب ہے وہ یہ ہے کہ ہر وہ انسان جو مٹاپے جیسے مسئلے سے دوچار ہے اس کے نااہل اے ڈی پی (ADP) جین کو کارآمد اے ڈی پی (ADP) جین میں تبدیل کر دیا جائے۔ کہنے کو تو یہ بہت مشکل اور پیچیدہ کام دکھائی دیتا ہے مگر برطانیہ کے مشہور و معروف بائیوجینیٹکس کے سائنسدان ’ڈاکٹر پیٹرا ایچ کے‘ نے ایک نہایت انوکھے طریقے کی مدد سے نہ صرف مٹاپے جیسے مسئلے کا کامیاب علاج دریافت کیا ہے بلکہ انھوں نے یہی طریقہ استعمال کر کے بہت سی اور بیماریوں کے لئے بھی ادویات بنائی ہیں جن میں دل کی بیماریاں، ہڈیوں کی مضبوطی، اور یادداشت کو بڑھانے کے لئے ادویات شامل ہیں۔ یہ ادویات نہ صرف ان بیماریوں میں کامیابی سے استعمال کی جا رہی ہیں بلکہ اپنے کثیرالجہتی اثر کے سبب یہی ادویات بلڈ پریشر، عورتوں کی چھاتی کے کینسر، ذیابیطس، تھائیرائیڈ گلینڈ، اور آرتھرائٹس جیسے

مسائل میں بھی کامیابی سے استعمال ہوتی ہیں۔

ڈاکٹر پیٹر نے جو جدید طریقہ ان ادویات کو بنانے میں استعمال کیا ہے اسے جین ٹارگٹنگ ٹیکنالوجی (GENE TARGETING TECHNOLOGY) کہا جاتا ہے۔ اس طریقہ کار میں انتہائی طور پر محفوظ اور انسانی صحت پر کسی بھی قسم کے مضر اثرات کے بغیر ان جدید ادویات کی مدد سے جین کے ان حصوں کو ڈی این اے (DNA) مالیکیولز کی مدد سے ٹارگٹ کیا جاتا ہے جو صرف انسانی صحت میں بہتری پیدا کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ قارئین یہ ذہن میں رکھیں کہ ڈی این اے (DNA) مالیکیولز کوئی نقصان دہ چیز نہیں ہیں کیونکہ ہم روزانہ ڈی این اے (DNA) مالیکیولز اپنی خوراک میں مختلف ذرائع سے استعمال کرتے ہیں فرق صرف یہ ہے کہ ان ادویات میں یہی ڈی این اے (DNA) مالیکیولز ایک خاص فارمولے کے تحت استعمال کئے جاتے ہیں۔

ان ادویات کو ڈاکٹر پیٹر نے 'ہومیو وائٹیلیٹی' (HOMEOVITALITY) کا نام دیا ہے ابھی تک اس طریقہ کے مطابق چار ادویات بنائی گئی ہیں جن میں سپر ویٹ لاس، سپر ہارٹ، سپر سٹرونگ بونز، اور سپر آئی کیو شامل ہیں مزید ادویات جن پر کام ہو رہا ہے ان میں مردوں کا گنجاپن، اندرونی و بیرونی زخموں کو مندمل کرنے کے لئے، اور حال ہی میں امریکہ میں ہونے والی ریسرچ کی بنیاد پر عمر کو بڑھانے کے لیے ادویات شامل ہیں۔

اس علاج کا طریقہ عمل

مٹاپے کیلئے دوا 'سپر ویٹ لاس' (SUPER WEIGHT LOSS) کا طریقہ عمل:

اس دوا میں ڈی این اے (DNA) مالیکیولز کی مدد سے دو جینز کو ٹارگٹ کیا جاتا ہے جیسا کہ شروع میں بتایا گیا ہے مٹاپے کو ختم کرنے کے لئے اے ڈی پی جین کو جب ٹارگٹ کیا جاتا ہے تو اس سے مریض کو قدرتی طور پر بھوک کم لگتی ہے اس طرح سے اس کی روزانہ کی خوراک کے استعمال کو کم کیا جاتا ہے جو کہ مٹاپے میں مبتلا مریض کا پہلا مسئلہ ہوتا ہے دوسرے نمبر پر ایل ای پی جین کو ٹارگٹ کیا جاتا ہے جس کی مدد سے جسم میں پہلے سے جمع شدہ چربی کے ذخائر کو جسمانی ضرورتوں کی خاطر جسم استعمال کرتا ہے اور توانائی میں تبدیل کر کے جسم سے خارج کرتا جاتا ہے۔ اس طرح سے انتہائی فطری طریقے سے مٹاپے کے مسئلے کو ختم کیا جاتا ہے۔ یہی دوا مریض کو ذیابیطس کے مرض سے محفوظ رکھتی ہے اور اگر مریض پہلے سے ذیابیطس میں مبتلا ہے تو اس دوا کے مسلسل استعمال سے اس مرض پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

یہ تمام ادویات نہ تو ایلو پیتھک ادویات ہیں اور نہ ہی جڑی بوٹیوں کا مرقع ہیں اور نہ ہی یہ ہومیو پیتھک ادویات ہیں اس لئے انہیں بغیر کسی ہچکچاہٹ کے آسانی کے ساتھ مستقل بنیادوں پر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اور بوقت ضرورت تمام ادویات اکٹھی بھی استعمال کی جا سکتی ہیں تمام ادویات ہر عمر کے افراد استعمال کر سکتے ہیں۔

ان ادویات کے بارے میں مزید جاننے کے لئے درج ذیل ویب سائٹ ملاحظہ کریں:۔

www.homeovitality.co.uk اور

اس مضمون پر رائے دینے کے لیے یا اس موضوع پر مزید جاننے کے لئے آپ اس ای میل ایڈریس پر رابطہ کرسکتے ہیں:۔

saqib@wellnesshp.com

مکرم نصراللہ بلوچ صاحب

والد محترم مولانا عبدالرحمٰن مبشر صاحب

میرے والد محترم مولانا عبدالرحمٰن مبشر صاحب ڈیرہ غازیخان سے 28 میل جانب شمال برلب دریائے سندھ چاہ دروالا موضع بستی رانجھا میں 1908ء میں پیدا ہوئے اور وہ نتھوانی بلوچ قبیلہ میں پیدا ہوئے۔ میرے دادا کا نام مکرم احمد خان صاحب تھا۔ میرے دادا جان ناخواندہ تھے اور ہر قسم کے عیوب سے مبرا نہایت سیدھے سادھے انسان تھے۔ 1918ء میں بعارضہ فالج قریباً ایک سال بیمار رہ کر فوت ہوگئے، ان کی عمر 40 سال تھی۔ چھ ماہ بعد میری دادی کا بھی انتقال ہوگیا ان کی عمر صرف 30 سال تھی۔ کسی کو بھی یہ علم نہ تھا کہ ایک یتیم بچہ اور دیہات میں رہنے والا علم کی وجہ سے شہرت کی بلندیوں کو چھو جائے گا یہ احمدیت کی ہی برکت تھی یہاں سے میرے والد صاحب کی مشکلات کا دور شروع ہوتا ہے۔

ان کے دو بھائی مکرم مولوی عبدالرزاق صاحب جوان کے ساتھ ہی احمدی ہوئے اور ایک بھائی مکرم یار محمد صاحب اور بہن جنت بی بی یہ دونوں وفات تک غیر احمدی رہے اور گاؤں میں ہی مقیم رہے جب والدین کا سایہ سر سے اٹھ گیا تو ان کی عمر صرف 10 سال تھی۔ ہمارے والد صاحب کے دوسرے دادا مکرم حاجی حسین صاحب نے ان کی یتیمی پر ترس کرتے ہوئے اپنے پاس رکھ لیا۔

میرے والد صاحب محترم کوئی چھ سال کی عمر میں 1914ء میں بستی رانجھا کے ایک پرائمری سکول میں داخل ہوئے۔ جب دادا جان فوت ہوئے وہ صرف پرائمری تک ہی تعلیم حاصل کر سکے۔ میرے والد صاحب کے دوسرے دادا کب تک ان یتیم بچوں کا بوجھ اٹھاتے۔ کچھ ان کی طبیعت میں خودداری بھی تھی چنانچہ ترک وطن کا فیصلہ کیا اور میرے چچا مولوی عبدالرزاق صاحب کو بھی اپنے ساتھ ملالیا۔ یہ دونوں بھائی اپنے رشتہ داروں کی نظروں سے بچتے ہوئے اٹھائیس میل پیدل چل کر ڈیرہ غازی خان پھٹے پرانے کپڑوں میں بھوک سے نڈھال پہنچے۔ ایک دینی مدرسہ اہل حدیث کا تھا نئی دہلی تعلیم حاصل کرنے گئے ایک سال بعد ان کے بڑے بھائی واپس اپنے وطن چلے گئے۔

زمانہ طالب علمی میں ہی ایک کلاس فیلو کے منہ سے حضرت مسیح موعود کے ایک شعر ع

قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

نے ان پر بڑا اثر کیا پھر وہاں سے قصور اور پھر ملتان آگئے اور ایک سرکاری دفتر میں ملازمت کرلی۔ ایک دن وہ محمڈن لائبریری واقع صدر بازار ملتان چھاؤنی میں بیٹھے ناول پڑھ رہے تھے تو ایک سب انسپکٹر نے آکر پوچھا کہ کوئی مرزا صاحب کی کتاب بھی ہے تو انہوں نے اس سے پوچھا کہ تمہیں مرزا صاحب کی کتابوں کی کیا ضرورت ہے اور اس میں کیا رکھا ہے تو اس نے جواب دیا کہ نہیں بھائی ہر مذہب اور فرقہ کی کتاب پڑھنی چاہئے اس میں کیا حرج ہے شاید ان میں کوئی اچھی بات مل جائے، اس بات کا میرے والد صاحب پر بڑا اثر ہوا۔ ملتان میں ہی ایک مخالف نے آکر ایک اشتہار جو کہ مباہلہ کا تھا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے متعلق غلط الفاظ لکھے ہوئے تھے تقسیم کیا تو انہوں نے احمدی نہ ہونے کے باوجود ان سے کہہ دیا کہ اس طرح کے الفاظ آپ کو زیب نہیں دیتے اور کبھی بھی اس کی مسجد میں نہ گئے اور پھر شیخ فضل الرحمٰن صاحب اختر ملتانی نے قادیان میں چونکہ جلسہ ہو رہا تھا۔ ان کے شوق کو دیکھتے ہوئے اپنے ساتھ جلسہ قادیان پر جانے کی دعوت دی۔ چنانچہ 1930ء میں قادیان جا کر محترم شیخ صاحب نے بیت نور میں ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی زیارت کرائی پھر بیعت کی تلقین کی۔ میرے والد صاحب نے کہا کہ میں بیعت تو کرلیتا ہوں لیکن سب جزا سزا آپ کے ذمہ ہے کیونکہ ابھی تک میں نے کوئی مطالعہ نہیں کیا۔

پھر قصر خلافت کی بالائی منزل پر جا کر میرے والد صاحب نے بیعت کرلی۔ جب واپس ملتان آئے تو عجیب کشمکش تھی کبھی کہتے کہ میں کام صحیح کر آیا ہوں اور کبھی سوچتے غلط کر آیا ہوں۔

انہوں نے وضو کیا، نماز عشاء پڑھی اور چارپائی پر لیٹ گئے تو ایک ایمان افروز خواب دیکھا اور اس خواب کے بعد انہوں نے دوسرے دن ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو بیعت کا خط لکھ دیا۔ پھر میرے خالو محترم مولانا ظفر محمد صاحب ظفر کے کہنے پر دارالامان قادیان تعلیم حاصل کرنے چلے گئے۔ 1931ء میں ان کے ساتھ ہی قادیان چلے آئے اور مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوئے ایک سال کی محنت کے بعد ساتویں کلاس کا امتحان پاس کیا اور پھر چار سال وہاں رہ کر مولوی فاضل اور مربیان کی ڈگری حاصل کی۔

فراغت کے بعد 1937ء میں مدرسہ احمدیہ میں بطور مدرس دینیات متعین ہوئے۔ آپ کے بہت سے شاگردوں نے غیر ممالک اور پاکستان میں اور پاکستان میں اشاعت دین کی خدمات سرانجام دیں۔ سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ میر داؤد احمد صاحب، مؤرخ احمدیت مولانا دوست محمد صاحب شاہد اور سابق امیر ضلع مولانا خان محمد صاحب ان کے شاگردوں میں سے تھے۔ ان کی شخصیت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہر دلعزیز تھی۔ آج ہماری پہچان ان کی وجہ سے ہی ہے۔

انہوں نے تالیف و تصنیف کا کام بہت عرصہ تک کیا سب سے پہلے انہوں نے نماز مترجم، قاعدہ تعلیم القرآن، بطرز جدید اور لفظی ترجمہ والا جہاں قرآن شریف مکمل کیا وہاں 34 کے قریب مفید عام کتب بھی لکھیں جن میں بشارات رحمانیہ جلد اول و جلد دوم، برہان ہدایت، دلائل قاطعہ صوت حق سلطان مبین موعود اقوام عالم وغیرہ بہت مشہور ہوئیں۔

صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ 1953ء میں ڈیرہ غازی خان کے سیکرٹری تعلیم و تربیت مقرر ہوئے۔ پھر 1956ء سے تین ٹرم میں مقامی صدر اور امیر ضلع رہے۔ انتخاب خلافت کمیٹی کے ممبر بھی رہے۔ ان کی شادی زمانہ طالبعلمی میں ہی ڈاکٹر ظفر حسن مرحوم رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی سے ہوئی۔

زندگی کے آخری ایام تک اپنے آپ کو جماعت کے لئے وقف رکھا اور قلمی خدمت میں مصروف رہے۔ نہایت سادہ طبیعت کے مالک تھے کسی سے کوئی لڑائی جھگڑا نہ کرتے۔ ہمدرد انسان تھے اور ہمیں بھی اس طرح کی زندگی گزارنے کی تلقین کرتے ہمیشہ ہمیں خلافت سے وابستگی کی تلقین کرتے۔ مطالعہ کا بڑا شوق رکھتے تھے جب فوت ہوئے تو ان کی الماریوں میں سے سینکڑوں کتابوں کا خزانہ ملا۔ قناعت پسند تھے کثرت اولاد اور مالی پریشانیوں کے باوجود ہمیشہ دعائیں ہی کرتے رہتے۔ پھر اپنی مصروف اور کامیاب زندگی کے بعد 82 سال کی عمر میں نومبر 1990ء میں اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جوار رحمت میں جگہ دے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ہماری والدہ ان کی وفات سے دس سال قبل فوت ہوگئی تھیں۔ وفات کے وقت انہوں نے پانچ بیٹے اور سات بیٹیاں سوگوار چھوڑیں۔ موصی تھے اس لئے بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم منیر احمد منیب صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میری بڑی بیٹی مکرمہ عطیۃ القیوم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ حارث احمد صاحب نائب وکیل التعلیم تحریک جدید کو مورخہ 30 دسمبر 2010ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام عاصم احمد تجویز ہوا ہے۔ جو مکرم شیخ محمد نصیر احمد صاحب دارالرحمت غربی ربوہ کا پوتا ہے۔ احباب سے اس کی درازی عمر، نیک سیرت، نیک قسمت اور خادم دین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم رفیق احمد حیدر صاحب فرانس اطلاع دیتے ہیں۔

میری پھوپھی محترمہ رسول بی بی صاحبہ ربوہ 14 نومبر 2010ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ مکرم نذیر احمد صاحب سابق محافظ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی ہمشیرہ تھیں اور مکرم خالد احمد صاحب ساکن اقصیٰ روڈ بالمقابل بلال مارکیٹ کی والدہ تھیں۔ محترمہ بہت صابر وشاکر خاتون تھیں۔ بیماری کا عرصہ انہوں نے بہت صبر وتحمل سے گزارا۔ ان کی نماز جنازہ بیت بلال میں مکرم نعمت اللہ صاحب امام الصلوٰۃ بیت بلال نے پڑھائی اور عام قبرستان میں ان کی تدفین کی گئی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم اکرام اللہ چیمہ صاحب نیشنل سیکرٹری وصایا جرمنی تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد مکرم چوہدری شرف دین چیمہ صاحب مورخہ 31 دسمبر 2010ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم نے 98 سال عمر پائی۔ مرحوم ڈیرہ غازی خان اور قصور کی جماعتوں سے منسلک رہے اور خدمت دین کے ساتھ مالی قربانی کرنے والے انسان تھے۔ ایوان محمود اور گیسٹ ہاؤس انصار اللہ پاکستان کی تعمیر میں حصہ لیا۔ بورڈ پر نام بھی آویزاں ہے۔ اس کے علاوہ خلافت لائبریری کی تعمیر پر مولانا دوست محمد شاہد صاحب کی تحریک پر دفتر میں بڑی گھڑی لگوائی۔ اور افتتاح کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دریافت کرنے پر مولانا صاحب نے تعارف کروایا۔ مرحوم نے اپنے پیچھے 4 بیٹے خاکسار، مکرم ظفر احمد چیمہ صاحب لندن، مکرم اسد اللہ چیمہ صاحب ربوہ، مکرم امان اللہ چیمہ صاحب لندن نیز تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ کی ایک بہو مکرمہ اختر درانی صاحبہ اہلیہ خاکسار سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی رہی ہیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مورخہ 2 جنوری 2011ء کو بیت مبارک میں محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے نماز عصر کے بعد پڑھائی۔ اور قبر تیار ہونے پر دعا مکرم نصیر احمد چوہدری صاحب زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ مقامی ربوہ نے کروائی۔ مرحوم مہمان نواز اور غریبوں کی امداد کرنے والے تھے۔ مرحوم جب ڈیرہ غازی خان میں رہتے تھے تو مختلف جگہوں پر صحرائی علاقے میں پانی کے نلکے آپ نے لگوائے تھے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل دے۔ آمین

اعلان داخلہ

یونیورسٹی آف پنجاب قائد اعظم کیمپس لاہور نے ڈپلومہ ان کلینیکل سائیکالوجی میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ جس کا دورانیہ 12 ماہ ہے۔

اہلیت: ۔ تعلیم کم از کم ایم اے، ایم ایس سی سائیکالوجی یا اپلائیڈ سائیکالوجی ان فرسٹ ڈویژن یا بی گریڈ۔ کل سیٹوں کی تعداد 20 ہے۔ داخلہ فارم متعلقہ کیمپس سے ملیں گے۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 4 فروری 2011ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے درج ذیل نمبر پر رابطہ کریں۔
042-99231145

پرسٹن یونیورسٹی کراچی نے درجہ ذیل شعبہ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

بی بی اے/ بی ایس سی ایس، ایم بی اے/ ایم سی ایس (مارننگ/ ایوننگ)

بی ایڈ/ ایم ایڈ، ایم ایس سی، انٹرنیشنل ریلیشن، اکنامکس، ایجوکیشن،

بی ٹیک (پاس/ آنرز) الیکٹرونکس، الیکٹریکل، سول، مکینیکل

ایم فل/ پی ایچ ڈی، سائیکالوجی، اکنامکس، انٹرنیشنل ریلیشن، ایجوکیشن، مینجمنٹ

داخلہ فارم بھجوانے کی آخری تاریخ 29 جنوری 2011ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے ویب سائٹ www.preston.edu.pk پر رابطہ کریں۔ فون نمبر 021-34534663-4

بیکن ہاؤس نیشنل یونیورسٹی نے شعبہ اکنامکس میں بی ایس سی (Hons) ان اکنامکس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

اہلیت: ۔ ایف اے، ایف ایس سی کم از کم سیکنڈ ڈویژن کے ساتھ، او لیول (کم از کم 8 مضامین میں)، اے لیول (کم از کم 3 مضامین میں) داخلہ فارم بھجوانے کی آخری تاریخ 20 جنوری 2011ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے درج ذیل ویب سائٹ www.bnu.edu.pk وزٹ کریں۔ فون نمبر 042-35718260-3

(نظارت تعلیم)

درخواست دعا

محترمہ قمر النساء صاحبہ اہلیہ مکرم سردار احمد صاحب حلقہ سبزہ زار لاہور شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ڈاکٹر محمد نذیر صاحب صدر حلقہ سلطان پورہ لاہور بلڈ پریشر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ملک سعید احمد صاحب سیکرٹری مال حلقہ وحدت کالونی لاہور بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم پروفیسر عبدالکریم خالد صاحب حلقہ وحدت کالونی لاہور نے آنکھ کا آپریشن کروایا ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم قریشی محمد حفیظ صاحب دارالذکر لاہور کا گلا خراب ہے کھانسی اور چکر آتے ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم انوار الحق صاحب کلرک شعبہ مال لاہور کی اہلیہ محترمہ بشریٰ انوار صاحبہ شدید بیمار ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

تقریب آمین

مکرم عزیز احمد صاحب ولد مکرم محمد بخش صاحب دارالفضل شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری دو بیٹیوں انیقہ عزیز بعمر 7 سال اور لائبہ سندس واقفہ نو بعمر 5 سال نے پہلی دفعہ ناظرہ قرآن کریم کا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 28 دسمبر 2010ء کو تقریب آمین گھر میں ہی کی گئی۔ بیٹیوں سے ان کی والدہ نے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے میری بیٹیوں کو قرآن کریم کا فہم وادراک اور قرآنی علوم اور انوار سے نوازتا چلا جائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم ملک خالد محمود صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی اہلیہ محترمہ گر گئی ہیں جس کی وجہ سے کافی تکلیف ہے نیز ان کے عزیز محترم عبدالشکور خان صاحب کا کینیڈا میں کار ایکسیڈنٹ ہوا ہے چوٹیں کافی آئی ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ناصر احمد صاحب ولد مکرم غلام احمد صاحب مرحوم دارالعلوم شرقی نور ربوہ گزشتہ ہفتہ بیمار رہے ہیں۔ آجکل طبیعت ٹھیک ہے۔ کمزوری ابھی بھی بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

بجلی کے بلوں کی ادائیگی

بجلی کے بلوں کی ادائیگی کے متعلق مورخہ 6 جنوری 2011ء کو اسسٹنٹ مینیجر فیسکو سب ڈویژن کے خط کی بنا پر بجلی کے بل نادرا فرنچائزڈ پر ادا نہ کرنے کا اعلان شائع ہوا تھا۔ اب اسسٹنٹ مینیجر فیسکو سب ڈویژن چناب نگر ربوہ کی طرف سے ہی یہ اعلان آیا ہے کہ نادرا فرنچائزز ان کے نمائندے ہیں۔ وہاں بلوں کی ادائیگی میں کوئی رکاوٹ نہ ہے۔ احباب وہاں بل جمع کروا سکتے ہیں۔ لیکن دوسرے پی سی او یا دکانیں جن کو اختیار نہیں ہے وہاں جمع نہ کروائیں۔

(اسسٹنٹ مینیجر فیسکو سب ڈویژن چناب نگر)

حب سعال
کھانسی خشک وتر کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکوئیٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ائیر کنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

خبریں

کراچی سمیت ملک بھر میں زلزلے کے شدید جھٹکے شدت 7.4 تھی

کراچی سمیت ملک بھر میں 18اور 19جنوری 2011ء کی درمیانی رات ایک بج کر23منٹ پر زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس کئے گئے۔شدید زلزلے کے خوف سے ایک بوڑھی عورت حرکت قلب بند ہو جانے سے جاں بحق ہوگئی۔زلزلے کی شدت 7.4ریکارڈ کی گئی ہے۔جبکہ اس کا مرکز کوئٹہ سے 150 کلومیٹر دور بلوچستان میں خاران کا علاقہ تھا۔زلزلے کے جھٹکے پاکستان سمیت بھارت ، افغانستان ایران اور دبئی میں بھی محسوس کئے گئے۔ ماہرین نے آئندہ دنوں میں مزید آفٹر شاکس کا خدشہ ظاہر کیا ہے۔

پشاور، نوتھیہ میں نجی سکول کے قریب دھماکہ 2/افراد جاں بحق

پشاور صدر نوتھیہ میں ایک نجی سکول کے قریب دھماکے سے 2/افراد جاں بحق اور 14زخمی ہوگئے۔پولیس ذرائع کا کہنا ہے کہ 5سے 6 کلوگرام استعمال کیا جانے والا دھماکہ خیز مواد سکول کے قریب ریڑھی میں چھپایا گیا تھا جو اچانک زوردار دھماکے سے پھٹ پڑی۔ زخمیوں میں 5بچیاں اور 3 بچے شامل ہیں ۔ 5بچوں کی حالت تشویشناک ہے جنہیں لیڈی ریڈنگ ہسپتال منتقل کر دیا گیا ہے۔

کراچی میں آپریشن، 550افراد زیرحراست

کراچی میں ٹارگٹ کلنگ اور سنگین جرائم میں ملوث افراد کی گرفتاری کیلئے ’’آپریشن نائٹ ٹارگٹ‘‘ کا باضابطہ آغاز کر دیا گیا۔رینجرز نے پولیس کی معاونت سے اورنگی ٹاؤن کے بعض علاقوں میں آپریشن کر کے 2ٹارگٹ کلرز اور سنگین جرائم میں ملوث 6افراد سمیت 550افراد کو حراست میں لے لیا، جن سے ابتدائی تفتیش کے بعد اڑھائی سو افراد کو رہا کر دیا گیا۔ آپریشن 8 گھنٹے جاری رہا۔

جسٹس جاوید اقبال کے سوتیلے بھائی کا اپنے والدین کو قتل کرنے کا اعتراف

سپریم کورٹ کے سینئر جج جسٹس جاوید اقبال کے والدین کے قتل کیس میں ان کے سوتیلے بھائی نوید اقبال کو ساتھی سمیت حراست میں لے لیا گیا ہے۔ ملزمان کا تیسرا ساتھی فرار ہوگیا ہے۔پولیس ذرائع کے مطابق نوید اقبال نے اپنے والدین کو قتل کرنے کا اعتراف کر لیا ہے۔نوید اقبال کو گھر کی ملکیت کے تنازع پر والدین سے اختلاف تھا جبکہ ان کا خاندان سے بھی میل ملاپ نہ تھا۔

صوبے میں بہتری کیلئے مل کر چلیں گے

گورنر پنجاب سردار لطیف کھوسہ نے مسلم لیگ (ن) کے قائد محمد نواز شریف اور وزیراعلیٰ پنجاب محمد شہباز شریف سے ان کی رہائش گاہ رائیونڈ میں ملاقات کی۔مسلم لیگ (ن) کے قائد نے اس توقع کا اظہار کیا کہ گورنر پنجاب صوبے کے عوام کی خوشحالی کیلئے بہتر سیاسی فضا کو پروان چڑھانے میں اپنا کردار ادا کریں گے۔نواز شریف نے کہا کہ گورنر پنجاب صوبے کے عوام کے مسائل کے حل کیلئے حکومت پنجاب سے مل کر کردار ادا کریں تو انہیں خوشی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اتحاد و یگانگت کی فضا قائم کر کے ہی ملک کو درپیش مسائل سے نبرد آزما ہوا جا سکتا ہے۔

☆......☆......☆

ربوہ میں طلوع وغروب 20۔جنوری

طلوع فجر	5:39
طلوع آفتاب	7:06
زوال آفتاب	12:19
غروب آفتاب	5:33

رفیق دماغ
دماغ کی کمزوری کیلئے بچوں کیلئے خاص طور پر مفید ہے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

LEARN German LANGUAGE
By German Lady Teacher
صرف خواتین کے لیے
Contact #: 0302-7681425 & 047-6211298

مکان برائے فروخت
ایک عدد مکان واقع (182) طاہر آباد شرقی ربوہ برقبہ 10 مرلے برائے فروخت ہے
محمد اسلم جوئیہ طاہر آباد شرقی فون: 0343-7668817

آزمائشی دمہ کورس فری
افاقہ ہو تو مکمل علاج کرائیں۔معلوماتی کتابچہ فری۔ہماری کتاب ’’فیملی ڈاکٹر‘‘ کی مدد سے اپنا علاج خود کریں۔ربوہ کے ہر بڑے کتب فروش سے دستیاب ہے
مظہر ہومیو و ہربل فارما و ہسپتال
www.drmazhar.com
احمد نگر ربوہ 0334-6372686

خالص سونے کے زیورات
Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870
فینسی جیولرز
میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

ضرورت ہے
ایک (D.H.M.S) ہومیوپیتھک ڈاکٹر عمر 30 تا 50 سال
ایک کارکن عمر کی حد 30 تا 50 سال
اپنے محلہ کے صدر کی تصدیق کے ساتھ رابطہ کریں۔
(نوٹ نئے سال کا کیلنڈر مفت حاصل کریں)
عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمن کالونی ربوہ فون: 6211399,6212399

FD-10

اعزاز

(نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول ربوہ)

۞ امسال منعقدہ علمی و ادبی تقریری مقابلہ جات (زیر اہتمام وزیر اعلیٰ پنجاب شہباز شریف (2010-2011) کے سلسلہ میں بورڈ لیول پر منعقد ہونے والے مقابلوں میں نصرت جہاں اکیڈمی کی دو طالبات عزیزہ خلت پاشا بنت مکرم سید حمید اللہ نصرت پاشا صاحب جماعت نہم نے انگریزی تقریر میں اول اور عزیزہ حناء ارشد بنت مکرم ارشد علی اختر صاحب جماعت دہم نے اردو تقریر میں سوم پوزیشن حاصل کی۔ بورڈ لیول پر منعقد ہونے والے ان مقابلہ جات میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کیلئے تقریب تقسیم انعامات مورخہ 10جنوری 2011ء کو نصرت فتح علی خان ہال، فیصل آباد میں منعقد ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی خواجہ محمد اسلام ممبر صوبائی اسمبلی تھے۔ اس تقریب میں فیصل آباد بورڈ سے تعلق رکھنے والے تمام گرلز و بوائز پرائمری مڈل، ہائی سکول، کالج و یونیورسٹی کے آئے ہوئے چنیدہ طلباء و طالبات، ٹیچرز اور پروفیسرز کے علاوہ ملک کے معروف ٹی وی چینلز اور پریس کے نمائندگان کی بھاری تعداد بھی موجود تھی۔ جنہوں نے اس تقریب کی بھرپور کوریج کی۔ اس تقریب میں ان دونوں طالبات کو وزیر اعلیٰ کی طرف سے نقد انعام رقم سے نوازا گیا ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ربوہ اور تحصیل لالیاں کے تمام سکولوں میں سے صرف نصرت جہاں اکیڈمی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس کی دو طالبات نے بورڈ لیول پر ہونے والے مقابلوں میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کی ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ادارے کو اپنے خاص فضلوں سے نوازتا چلا جائے۔ آمین (پرنسپل نصرت جہاں گرلز سکول ربوہ)

کامیابی

(بیوت الحمد گرلز ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

۞ بیوت الحمد گرلز ہائیر سیکنڈری سکول کی طالبہ سعدیہ منیر کلاس ہشتم میمونہ گروپ نے وزیر اعلیٰ پنجاب کی جانب سے منعقد کئے جانے والے علمی و ادبی مقابلہ جات میں تحصیل لیول پہ مضمون نویسی کے مقابلہ میں اول پوزیشن حاصل کرنے پر 2000/-روپے انعام حاصل کیا نیز ڈسٹرکٹ لیول پہ مضمون نویسی ہی کے مقابلہ میں دوئم پوزیشن حاصل کی اور 3000/-روپے انعام حاصل کیا۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ بیوت الحمد گرلز ہائیر سیکنڈری سکول کو بہت ترقی دے اور تمام طلبہ کو ہمیشہ شاندار نمایاں اور اعزازی کامیابیوں سے نوازتا چلا جائے اور تمام طلبہ کو نافع الناس وجود بنائے۔ آمین (پرنسپل بیوت الحمد گرلز ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

داخلہ ٹیسٹ برائے کلاس پریپ

(ادارہ جات نظارت تعلیم)

1۔مریم گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ
2۔مریم صدیقہ گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ
3۔بیوت الحمد گرلز ہائر سیکنڈری سکول ربوہ
4۔طاہر پرائمری سکول ربوہ

نظارت تعلیم کے ان ادارہ جات میں داخلہ ٹیسٹ برائے کلاس پریپ مورخہ 28,27فروری 2011ء کو صبح 9:00بجے لیا جائے گا۔داخلہ فارم مورخہ یکم تا 17فروری 2011ء متعلقہ سکول سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔داخلہ کے لئے بچے/بچی کی عمر 31مارچ 2011ء تک ساڑھے چار سال سے ساڑھے پانچ سال کے درمیان ہو۔ داخلہ فارم کے ساتھ برتھ سرٹیفیکیٹ کی تصدیق شدہ کاپی منسلک کرنا اور فارم جمع کرواتے وقت اصل سرٹیفیکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہے۔

داخلہ ٹیسٹ درج ذیل سلیبس میں سے لیا جائے گا۔

☆ یسرنا القرآن:۔صفحہ نمبر 1تا 20
☆ اردو:۔ ا تا ے
☆ انگلش:۔ Aa to Zz
☆ ریاضی:۔ 0 to 20 (Counting)

(نظارت تعلیم)

☆......☆......☆